دل کی بات

نیا حکومتی نظام........مسائل کا حل نہیں

پاکستان کے منتظم اعلیٰ جنرل مشرف نے ملک کو نئے حکومتی نظام سے ہم آہنگ کرنے کا اعلان کیا ہے.... ان کا کہنا ہے کہ "ضلعی حکومتیں قائم کی جائیں گی اور اقتدار نچلی سطح تک عوام کو منتقل کیا جائے گا"۔

ہمارے خیال میں مجوزہ نیا نظام کوئی انقلابی قدم ہے نہ موجودہ ملکی مسائل اور بحران کا کوئی مستقل حل ہے۔ جنرل ایوب خان اور جنرل ضیاء الحق نے اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے جو تجربات کئے انہی کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ عسکری حکمران بھی ایک تجربہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ضلعی حکومتوں کا نظام بھی دراصل سابقہ تجربات کا تسلسل اور ان کا جدید ایڈیشن ہے۔

جناب جنرل مشرف نے بھاری مینڈیٹ والی کرپٹ لیگی حکومت کو برطرف کرنے کے بعد فوجی حکومت کے قیام کا جواز یہ پیش کیا تھا کہ ملک کے سارے نظام کو کرپٹ کر دیا گیا تھا اور قومی خزانے کو لوٹا جا رہا تھا۔ ہم کرپشن ختم کر کے اور نظامِ حکومت درست کر کے واپس بیرکوں میں چلے جائیں گے۔ موجودہ حکومت اکتوبر میں اپنی پہلی سالگرہ منا رہی ہے۔ لیکن معمولی تبدیلی کے ساتھ مسائل جوں کے توں ہیں۔ ملک کی معیشت آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے یہودیوں اور عیسائیوں کے قبضہ میں ہے۔ آئندہ پیدا ہونے والا بچہ بھی مقروض پیدا ہو گا۔ سرکاری ادارے فروخت ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ تعلیمی ادارے بھی برائے فروخت ہیں۔ کشمیر کی صورت حال نازک ترین مرحلہ میں ہے۔ امریکہ، بھارت اور اسرائیل تقسیم کشمیر کے سازشی منصوبے کو مکمل کرنے میں مصروف ہیں۔ امریکہ کی ساری تگ و دو جنوبی ایشیا، میں اپنے تسلط اور مؤثر کردار کیلئے ہے۔ خصوصاً چین اب امریکی آنکھ میں خار کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ملک کے انتظامی، قانونی و عدالتی، سیاسی و تعلیمی، سماجی و ثقافتی اور معاشی و اقتصادی ادارے اور ان کی پالیسیاں یہودیوں اور عیسائیوں کی این جی اوز کے نرغے میں ہیں۔ ظاہر بات ہے یہ این جی اوز جن کا کھاتی ہیں انہی کا گاتی ہیں۔ اور انہی کیلئے سرگرم عمل رہتی ہیں۔ دین اسلام کے حوالے سے ہر اچھی قدر کو مٹانا اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال کو بگاڑنا این جی اوز کا مشن ہے۔ ہمارے ملکی نظام میں این جی اوز کا اثر و نفوذ تسلسل کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور موجودہ حکومت کے زیر سایہ انہیں اپنے عزائم اور سرگرمیاں پروان چڑھانے کے بہتر مواقع میسر آ رہے ہیں۔ یہ صورت حال صرف دینی جماعتوں اور دینی اداروں کیلئے ہی قابلِ تشویش نہیں بلکہ پوری قوم کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ قیام پاکستان کے مقاصد کو یہود و نصاریٰ کے مفادات کے مرگھٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ ذبح کیا جا رہا ہے اور تحریک پاکستان میں قربانیاں دینے والوں کی آرزوؤں کا خون کیا جا رہا ہے۔ وہ عہد، جو ہمارے اجداد نے ملک بناتے وقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا ۵۳ برسوں میں تسلسل کے ساتھ اس کو توڑا اور پامال کیا گیا۔ کیا موجودہ حکمرانوں اور سیاست دانوں کے پاس نئی نسل کے اس سوال کا جواب ہے کہ پاکستان انہی مقاصد کی تکمیل کیلئے قائم ہوا تھا؟ ملک کے موجودہ حالات اسی عہد شکنی کی سزا ہیں۔ یہ المیہ ہے کہ ہمارے ۵۳ برس حکومتوں کی اُٹھا پٹخ، اقتدار کی رسہ کشی اور شخصی و سیاسی تصادم کی نذر ہو گئے۔ بانئے

افسوس! ہمارے سفاک حکمرانوں اور شقی القلب سیاست دانوں نے اللہ کے قرب میں بیٹھ کر بھوکہ اور دغا کیا۔ یہ ایسے ستم ظریف نکلے کہ اپنے سگے اور پیارے بھائی "مشرقی پاکستان" کے قتل کے بعد بھی عبرت حاصل نہ کی۔ اور بعض سفلہ صفت لعینوں اور کمینوں نے الٹا خوشی اور جشن منایا کہ ہمارا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ جبکہ قوم آج تک اپنے اس بازو کے کٹنے اور محبوب بھائی کے سفاکانہ قتل کے غم میں سسکیاں لے رہی ہے۔ افسوس کہ آج تک کسی قومی مجرم اور غدار کو سزا نہیں دی گئی بلکہ انہیں انگریز کے جرائم پرور اور کالے قوانین کے گھنے سائے میں تحفظات فراہم کر کے پالا پوسا جا رہا ہے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ پاک دھرتی کو ان بھیڑیوں کے بوجھ سے آزاد کرایا جاتا لیکن افسوس، صد افسوس! جو کچھ ہوا اس کے برعکس ہوا۔

حال ہی میں سانحۂ مشرقی پاکستان پر حمودالرحمن کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ بھارتی جریدے "انڈیا ٹوڈے" نے انٹرنیٹ پر جاری کر کے پاکستانی حکمرانوں اور قوم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یہ رپورٹ گزشتہ اٹھائیس انتیس سال سے ایک معمہ اور راز بنی ہوئی تھی۔ ہر سیاست دان نے اقتدار میں آنے سے پہلے اسے موضوع گفتگو بنایا اور شائع کرنے کا وعدہ کیا مگر اقتدار میں آ کر اسے فراموش کر دیا۔ کمیشن نے اپنی تحقیقات میں سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ داروں کے مکروہ چہروں سے نقاب کشائی کی ہے اور ان کیلئے سزا دینے کی سفارش کی ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان قومی مجرموں کو سزا نہیں دی جائے گی۔

ہم پاکستان کے موجودہ عسکری حکمرانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ

۱۔ نیا حکومتی نظام مسائل کا حل نہیں۔ مسائل کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا عہد پورا کیا جائے اور پاکستان میں فوری طور پر مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی نفاذ اسلام کے سلسلہ میں سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے۔

۳۔ جس طرح حکومت نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو قبول کیا ہے کہ موجودہ حکومت ۳ سال تک اپنا ایجنڈا مکمل کر کے اقتدار قوم کے نمائندوں کو منتقل کر دے۔ اسی طرح سپریم کورٹ کی طرف سے سود کی تمام شکلوں کو حرام قرار دیئے جانے اور اسلامی نظام معیشت کو رائج کرنے کے فیصلے کو بھی فوری طور پر قبول کر کے ملک کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے۔

۴۔ اوّل تو نیا نظام فی نفسہٖ غلط ہے اور اس میں خواتین کی نمائندگی ہر لحاظ سے ناقابلِ قبول ہے۔ یہ نظام ہمارے عقائد سے مطابقت رکھتا ہے نہ سماجی قدروں سے۔ اس کے نفاذ سے بہتری ممکن نہیں بلکہ پھر وہی جرائم پیشہ سیاست دان اور بددیانت طبقات ہی قوم پر مسلط ہوں گے۔

مجلس احرار اسلام تو "جمہوریت" کو ہی کلی طور پر مسترد کرتی ہے اسلئے نئے حکومتی نظام کو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

۵۔ حکومت، ملک میں این جی اوز اور غیر مسلم اقلیتوں کی سرگرمیوں کا ازسرنو جائزہ لے۔ ملکی معاملات میں ان کی ناجائز مداخلت اور حقوق سے تجاوز کا خاتمہ کرے۔

امید ہے کہ موجودہ حکمران ان کلیدی مسائل پر سنجیدگی سے غور و فکر اور عمل کر کے پاکستان کو بحرانوں کی گرداب سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔